

## 1084 - آیت { والقمر قدرناہ منازل } کا معنی

### سوال

السلام علیکم میں اسلام کی طرف مائل ہوں ،میں نے 1994 کے اوئل میں ہی قرآن اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ شروع کیا تواسلام میں عظیم قسم کی روحانیت اور دلی سکون پایا ۔

عنقریب میں اسلامی دروس بھی لینا شروع کردوں گی کیونکہ میں نے اسلام قبول کرنے کی پلاننگ کر رکھی ہے ، میں سورۃ یس کی ایک آیت کے معنی میں متاكد نہیں آیا وہ صحیح ہے یا نہیں امید ہے کہ آپ تعاون فرمائیں گے وہ آیت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **والقمر قدرناہ منازل** ( یس 39 ) ۔

آپکے اس تعاون پر میں آپکی ممنون رہوں گی اوراللہ تعالیٰ سے دعاگوہوں کہ وہ آپ کوہدایت نصیب فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کے اس تعاون میں برکت فرمائے جوآپ پوری دنیا کے کونے کونے پر لوگوں کے جوابات دے کر کرتے ہیں ، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

### اول :

میں سائلہ کومبارکباد دینا چاہتاہوں کہ وہ دین اسلام کے صحیح ہونے کا اطمینان کرچکی ہے ، اوریہی دین اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جونفس کی ضروریات پوری کرتا اور اس کے اطمینان اورسعادت کا باعث ہے ، اورآپ کے سوال سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اسلامی مطالعہ سے کافی متاثر ہوئی ہیں بلکہ اگر آپ ہمیں یہ نہ بتاتی کہ آپ ہندومذہب رکھتی ہیں توہم آپ کومسلمان ہی تصورکرتے اس لیے کہ آپ نے سوال میں اسلوب ہی ایسا اختیارکیا ہے ۔

میں آپ کو سب سے اہم نصیحت یہ کرتا ہوں کہ آپ جتنی جلدی ہوسکے اسلام قبول کرلیں اوردیرنہ کریں اورپھر جس شخص کے لیے یہ سب حقائق واضح ہوچکے ہوں تووہ اسلام قبول کرنے میں دیرکیوں کرے ؟

یہاں پر ایک اور چیز پرتنبیہ کرنا بہترلگتا ہے کہ کچھ لوگ اسلام قبول کرنے میں تاخیرکرتے ہیں تاکہ قبول اسلام سے قبل وہ کچھ احکام کا علم حاصل کرلیں مثلاً نماز کی کیفیت وغیرہ اس لیے کہ ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ تعلیم اسلام سے قبل اسلام قبول کرنا صحیح نہیں توان کا یہ گمان درست نہیں ۔

بلکہ جب انسان پر حق واضح ہو جائے تو اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس حق کی اتباع اور پیروی کرتے ہوئے فوری طور پر اسلام قبول کر لے ، پھر کتاب سنت کی تعلیم حاصل کرے اور علم و عمل کی سیڑھی حسب استطاعت و قدرت اور بتدریج چڑھے اس لیے کہ انسان کو اس کا علم نہیں کہ کب اس کی موت اس سے وفا کر جائے ، اس لیے اگر انسان اللہ تعالیٰ کو اسلام قبول کیے بغیر ملا تو وہ ہلاکت زدہ لوگوں میں سے ہوگا ۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ انسان کو اجر و ثواب اور نیکی اس وقت تک حاصل ہی نہیں ہوتی جب تک وہ اسلام قبول نہیں کرتا جب اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی جائے گی تو اس کی بہت ساری نیکیاں اور حسنات بھی اس سے فوت ہو جائیں گی ، اور عمر کے گزرے ہوئے وقت اور حصے کا واپس آنا ناممکن ہے ۔

تو اب ہم آپ کے سوال کی طرف آتے ہیں ۔ اے عقل مند اور اللہ کے حکم سے حق کی موافقت کرنے والی سائلہ ۔ سورۃ یس کی آیت نمبر 39 کے معنی کے متعلق اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں :

اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یعنی ہم نے اس کا ایک اور چلنا بھی مقرر کیا ہے ، جس طرح سورج سے دن رات کا علم ہوتا ہے اسی طرح چاند سے مہینوں کا علم ہوتا ہے ۔

جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

وہ اللہ ہی ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو نورانی بنایا اور ان کی منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تمہیں سالوں کی تعداد اور حساب معلوم ہو سکے

تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو ایک خاص اور چاند کو اس کے لیے خصوصی روشنی عنایت فرمائی اور ان دونوں کے مدار اور چلنے میں فرق رکھا تو سورج روزانہ ایک ہی روشنی میں صبح طلوع ہو کر دن کے آخر میں غروب ہو جاتا ہے ، لیکن موسم گرما اور سرما میں اس کے طلوع و غروب ہونے کی جگہیں مختلف ہوتی ہیں جس کے سبب سے دن لمبے اور راتیں چھوٹی اور پھر راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہو جاتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے دن کے وقت سورج کی بادشاہی رکھی ہے اور وہ دن کا ستارہ ہے ، اور چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں وہ قمری مہینہ کی پہلی رات طلوع ہوتا ہے تو بہت ہی باریک اور مدہم روشنی والا پھر دوسری رات اس کی روشنی زیادہ تھوڑا اونچا بھی ہوتا ہے ، تو جیسے جیسے اونچا ہوتا جاتا ہے اس کی روشنی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے چاہے اس کی روشنی سورج سے ہی حاصل ہوتی ہے حتیٰ کہ قمری مہینہ کی 14 چودویں رات اس کی روشنی مکمل ہوتی ہے ۔

پھر اس کے بعد مہینہ کے آخر تک اس میں کمی واقع ہونا شروع ہوتی ہے حتیٰ کہ یہ ایک سوکھی ہوئی پرانی ٹہنی کی مانند ہو جاتا ہے ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کھجور کی اصل ٹہنی ہے ۔

امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ العرجون القديم کا معنی سوکھی ہوئی ٹہنی ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہجور کی تازہ ٹہنی جب پرانی اور خشک ہو کر ٹیڑھی ہو جائے مراد لی ہے ۔ مراجع تفسیر ابن کثیر ۔

مہینہ کے آخر میں چاند کی سوکھی ہوئی پرانی ٹہنی سے یہ تشبیہ بلاغت کی چوٹی اور تعبیر کے جمال کی حسین امتزاج ہے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم .